

6 ایس۔سی۔آر سپریم کورٹ رپورٹس 1964

شری بجرنگ جوٹ ملز لمیٹڈ

بنام

ریاست آندھرا پردیش

6 فروری 1964

پی۔بی۔گچندر گڈکر، سی۔جے، کے۔این۔وانچو، کے۔سی۔داس گپتا، جے۔سی۔شاہ اور این۔راجا گوپال ایانگر جسٹسز۔

سیلز ٹیکس۔ ان ریاستوں میں کھپت کے لئے ریاست سے باہر کے مقامات پر پہنچایا جانے والا سامان۔ ٹیکس کی ذمہ داری "وضاحت سیلز"۔ اظہار "اصل میں دیا گیا"، آئین ہند کا مطلب، آرٹیکل (a) (1) 286۔ انڈین سیل آف گڈز ایکٹ، 1930، دفعہ 39۔

درخواست گزار، گنور میں اپنی فیکٹری کے ساتھ جوٹ کا سامان بنانے والے کے طور پر کاروبار کر رہا تھا، جو آندھرا ریاست کے باہر اے۔سی۔سی کی سیمنٹ فیکٹریوں میں ریلوے کے ذریعے جوٹ کے تھیلے بھیجتا تھا۔ جوٹ کے تھیلوں کی باقاعدگی سے فراہمی کے لیے اے۔سی۔سی نے اپیل کنندہ کے ساتھ معاہدہ کیا اور اس کمپنی کی ہدایات کے تحت اپیل کنندہ نے ریلوے ویکوں میں سامان لوڈ کیا، اے۔سی۔سی کے نام سے ریلوے رسیدیں حاصل کیں اور قیمت کی ادائیگی کے خلاف رسیدیں کرشنا سیمنٹ ورکس تک پہنچائیں، تاڈے پٹی، جو ریلوے رسید وصول کرنے اور ادائیگی کرنے کے مقصد سے تھا، اے۔سی۔سی کا ایجنٹ، تخمینہ سال 1954-55 کے بدلے میں مجموعی کاروبار کے طور پر ظاہر کی گئی رقم میں سے، اپیل کنندہ نے اپنی ترسیل کی ہدایات کے تحت آندھرا پردیش ریاست سے باہر اے۔سی۔سی کو فراہم کردہ سامان کے سلسلے میں کچھ رقم میں کمی کا دعویٰ کیا۔ کمرشل ٹیکس افسر اور کمرشل ٹیکسوں کے ڈپٹی کمشنر نے اس دعوے کو مسترد کر دیا اور کہا کہ چونکہ ریلوے کی رسیدیں ریاست آندھرا کے اندر خریدار کے ایجنٹ کو پہنچائی گئی تھیں، اور ریاست کے اندر خریدار کے ایجنٹ سے قیمت بھی وصول کی گئی تھی، لہذا یہ سمجھا جانا چاہئے کہ سامان ریاست آندھرا پردیش میں خریدار کو پہنچایا گیا تھا۔ اور اپیل کنندہ فروخت پر ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار تھا۔ اپیل پر اپیلٹ ٹریبونل نے اس حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے نظر ثانی کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر آف کمرشل ٹیکسز کا حکم بحال کر دیا۔ اس اپیل میں فیصلہ کرنے کا سوال یہ تھا کہ کیا اپیل کنندہ کی جانب سے اے۔سی۔سی کو فروخت کو "غیر وضاحتی فروخت" سمجھا جاسکتا ہے، یعنی آرٹیکل (1) 286 کی وضاحت سے باہر ہے۔

منعقد: (i) اگر سامان ریاست آندھرا سے باہر فروخت کے معاہدوں کے مطابق اس ریاست میں کھپت کے مقصد سے پہنچایا گیا تھا جس میں سامان پہنچایا گیا تھا، تو ریاست آندھرا کو آرٹیکل (a)(1)286 کے ذریعہ عائد پابندی کی بنیاد پر ان فروخت پر ٹیکس لگانے کا کوئی حق نہیں ہو سکتا ہے۔

وضاحت کو راغب کرنے کے لئے، سامان کو اصل میں فروخت کے براہ راست نتیجے کے طور پر پہنچایا جانا تھا، اس ریاست میں کھپت کے مقصد کے لئے جس میں وہ فراہم کیے گئے تھے۔ جس سیاق و سباق میں یہ واقع ہوتا ہے اس میں "اصل میں فراہم کردہ" کا مطلب صرف سامان کی جسمانی ترسیل ہو سکتا ہے، یا ایسا عمل جو سامان کو خریدار کے قبضے میں ڈال دیتا ہے۔ یہ محض علامتی یا تصوراتی ترسیل پر غور نہیں کرتا ہے۔

سی۔ گووندراجولو۔ نائیڈو اینڈ کمپنی بنام ریاست مدراس، اے آئی آر 1953 مدراس 116، میسرز کپکو لمیٹڈ بنام سیلز ٹیکس آفیسر، اے آئی آر 62 All 1960 اور کھیتان منرلز بنام سیلز ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل برائے میسور، اے آئی آر 1963 میسور 141۔

پوپٹ لال شاہ بنام ریاست مدراس، (1953) ایس سی آر 677، ٹانا آرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ بنام اسٹیٹ آف بہار، (1958) ایس سی آر 1355، ٹوبیکو مینوفیکچررز (انڈیا) لمیٹڈ بنام کمشنر آف سیلز ٹیکس، بہار، (1961) 2 ایس سی آر 106، انڈین کاپر کارپوریشن لمیٹڈ بنام ریاست بہار، (1961) 2 ایس سی آر 27 اور ریاست کیرالہ کول کمپنی لمیٹڈ (1961) 2 ایس سی آر 219، حوالہ دیا گیا۔

(ii) انڈین سیل آف گڈز ایکٹ کی دفعہ 39 کے تحت صرف ریلوے رسیدوں کی ترسیل نہیں کی جائے گی جو سامان کے مالکانہ حق کی نمائندگی کرتی ہیں، آرٹیکل 286 کے مقصد کے لئے سامان کی حقیقی ترسیل۔ دفعہ (1)39 میں شامل اصول کا کسی آئینی شق سے نمٹنے میں کوئی اطلاق نہیں ہے جو ریاستوں کے قانون سازی کے اختیارات پر پابندی عائد کرتے ہوئے اس ریاست کو سیلز ٹیکس عائد کرنے کا خصوصی اختیار تفویض کرتا ہے جس میں سامان اصل میں کھپت کے مقصد کے لئے فراہم کیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار: 1962 کی دیوانی اپیل نمبر 542۔

آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے 7 اپریل 1960 کے فیصلے اور حکم کے خلاف اپیل، 1958 کے ٹیکس نظر ثانی کیس نمبر 27 میں۔

اپیل کنندہ کی طرف سے ایم۔سی۔ سینٹواڑ، کے۔سرینواس مورتی اور نونیت لال شامل ہیں۔

جواب دہندہ کے لئے اے۔رنگنا دھم چٹی اور بی۔آر۔جی۔ کے۔آچار۔

6 فروری 1964ء کو عدالت کا فیصلہ سنایا گیا۔

شاہ، جسٹس۔ آندھرا پردیش ہائی کورٹ کے ذریعہ دیئے گئے فٹنس ٹھوقلیٹ کے ساتھ اس اپیل کو شری بجرنگ جوٹ ملز لمیٹڈ کی طرف سے ترجیح دی جاتی ہے۔

درخواست گزار جوٹ کے سامان کی تیاری میں مصروف ہے، اور مدراں جنرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت رجسٹرڈ ڈیلر ہے۔ سال 1954-55 کے لیے درخواست گزار نے سیلز ٹیکس کے لیے ریٹرن جمع کرایا جس میں ایسوسی ایٹڈ سیمنٹ کمپنی لمیٹڈ کو ریل کے ذریعے فراہم کیے جانے والے جوٹ کے سامان سے 1-3-21,80,118 روپے کی کٹوتی کا دعویٰ کیا گیا۔ کمرشل ٹیکس آفیسر نے اپیل کنندہ کے کٹوتی کے دعوے کو مسترد کر دیا اور اس حکم کی تصدیق ڈپٹی کمشنر آف کمرشل ٹیکسز سے اپیل میں کی گئی۔ سیلز ٹیکس ایبلٹ ٹریبونل میں دائر اپیل میں اس حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ٹریبونل نے کہا کہ اپیل کنندہ اے۔سی۔سی کو فراہم کی جانے والی اشیاء کے ٹرن اوور کے سلسلے میں استثنیٰ کا حقدار ہے۔ اس حکم کے خلاف آندھرا پردیش ہائی کورٹ میں پیش کی گئی ایک نظر ثانی عرضی پر بڑی تعداد میں دیگر درخواستوں کے ساتھ سماعت کی گئی جس میں کچھ عام سوالات اٹھائے گئے۔ ہائی کورٹ نے ٹریبونل کے حکم کو کالعدم قرار دیتے ہوئے ڈپٹی کمشنر آف کمرشل ٹیکسز کی جانب سے جاری کردہ حکم کو بحال کر دیا۔

اپیل کنندہ کی فیکٹری گنٹور میں واقع ہے۔ اے۔سی۔سی کئی جگہوں پر سیمنٹ فیکٹریوں کا مالک ہے (بشمول آندھرا پردیش کے تاڈے پلی میں کرشنا سیمنٹ ورکس کے نام سے جانا جاتا ہے) اور اپنی مصنوعات کی مارکیٹنگ کے مقصد کے لیے اسے پٹن پیکنگ بیگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جوٹ کے تھیلوں کی باقاعدگی سے فراہمی حاصل کرنے کے لئے، اے۔سی۔سی نے اپیل کنندہ کے ساتھ ایک معاہدہ کیا جس میں مندرجہ ذیل چار شرائط مادی ہیں:

1. تمام سامان ایف۔او۔ آر گنٹور میں فروخت کیا جاتا ہے جب تک کہ اس معاہدے میں واضح طور پر بیان نہ کیا گیا ہو۔

2. سامان پیک کیا جانا ہے ..... اچھی طرح سے دبایا اور نشان زد کیا ..... کی بند گانٹھیں ہر ایک کے مطابق۔

3. مقررہ تاریخ پر فروخت کنندگان پر ملز ڈیلیوری آرڈر کے بدلے یا ریلوے رسیدوں یا ڈاک رسیدوں یا میٹ کی رسیدوں کے بدلے نقد ادائیگی کی جائے گی (جو ڈاک رسیدیں یا میٹ کی رسیدیں ڈاک یا جہاز کے افسر کے ذریعے فروخت کنندہ کے نمائندے کے حوالے کی جائیں گی)۔

خریدار اس بات پر متفق ہیں کہ فروخت شدہ سامان میں موجود جائیداد فروخت کنندگان سے خریداروں کو اس وقت تک منتقل نہیں ہوگی جب تک کہ فروخت کنندگان کے پاس لاڈنگ کا کوئی بل، ریلوے رسیدیں، ڈاک وارنٹ یا میٹ کی رسیدیں یا عنوان کی کوئی دوسری دستاویز موجود ہو چاہے وہ دستاویزات فروخت کنندگان یا خریداروں کے نام پر ہوں، جب تک کہ مکمل ادائیگی نہ کی جائے۔

(a) خریدار اس بات پر متفق ہیں کہ ٹرانزٹ کے دوران سامان میں نقصان، خرابی یا نقصان کا خطرہ چاہے وہ زمین، نہر یا سمندر کے راستے ہو یا جب سامان گودام، گودی یا کسی احاطے میں بیچنے والے یا کسی تیسرے شخص کی تحویل میں ہو، خریدار برداشت کریں گے، قطع نظر اس کے کہ ایسی ٹرانزٹ یا تحویل کے دوران سامان میں موجود جائیداد خریداروں کو منتقل نہ ہو۔"

جب بھی اس کی مصنوعات کی پیکنگ کے لئے باردانے کی ضرورت پڑتی تھی، اے سی سی نے درخواست گزار کو ریاست آندھرا سے باہر اے سی سی کی سیمنٹ فیکٹریوں میں ریلوے کے ذریعے جوٹ کے تھیلے بھیجنے کے لئے ہدایات جاری کیں۔ ان ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپیل کنندہ نے ریلوے ویکوں میں سامان لوڈ کیا، اے سی سی کے نام سے ریلوے رسیدیں حاصل کیں اور قیمت کی ادائیگی کے خلاف رسیدیں کرشنا سیمنٹ ورکس، تادے پٹی کو پہنچائیں، جو ریلوے رسیدیں وصول کرنے اور ادائیگی کرنے کے مقصد سے تھا۔ اے سی سی کا ایجنٹ یہ بھی عام بات ہے کہ جوٹ کے تھیلے اے سی سی کی فیکٹریوں کے ذریعہ سیمنٹ کی پیکنگ کے مقصد سے اے سی سی کو فروخت کیے جاتے تھے جس میں وہ کسی اور مقصد کے لئے نہیں بھیجے جاتے تھے۔

جائزہ لینے والے اتھارٹی اور ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ چونکہ ریلوے کی رسیدیں ریاست آندھرا کے اندر خریدار کے ایجنٹ کو پہنچائی گئی تھیں، اور ریاست کے اندر خریدار کے ایجنٹ سے بھی قیمت وصول کی گئی تھی، لہذا سامان کو ریاست آندھرا میں خریدار کو پہنچایا گیا سمجھا جانا چاہئے، اور درخواست گزار فروخت شدہ سامان کی قیمت پریسز ٹیکس ادا کرنے کا ذمہ دار تھا۔ اس نقطہ نظر سے ہائی کورٹ نے اتفاق کیا،

گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ 1935 کے تحت، ہر صوبے کی مقننہ تمام لین دین کے سلسلے میں سامان کی فروخت پریکس عائد کرنے کے لئے قانون سازی کر سکتی ہے، چاہے وہ صوبے کے اندر یا باہر منتقل ہونے والی اشیاء میں جائیداد ہو، بشرطیکہ صوبے کا فروخت کے لین دین میں شامل ایک یا ایک سے زیادہ عناصر کے ساتھ علاقائی گٹھ جوڑ ہو۔ پوپٹ لال شاہ بنام ریاست مدراس (1953) ایس سی آر 677 اور ٹائٹل آرن اینڈ اسٹیل کمپنی لمیٹڈ بنام ریاست بہار (1958) (SCR 1355)۔ لیکن اس کے نتیجے میں کئی صوبوں کی

جانب سے بیک وقت ایک ہی لین دین کے سلسلے میں سیلز ٹیکس عائد کیا گیا جس میں سے ہر ایک نے فروخت کو تشکیل دینے والے ایک یا ایک سے زیادہ عناصر کو مقرر کیا، جس کے ساتھ اس کا علاقائی گٹھ جوڑ تھا۔ ریاستوں کو آمدنی کا ایک اہم ذریعہ برقرار رکھنے اور اس کے ساتھ ساتھ فروخت کے ایک ہی لین دین پر متعدد ٹیکسوں کے ذریعہ صارفین پر غیر ضروری بھاری بوجھ ڈالنے سے روکنے کے دوہرے مقصد کے ساتھ، آئین نے آرٹیکل 286 میں ریاستوں کے قانون سازی کے اختیارات پر پابندیاں عائد کرنے کا ایک خصوصی اہتمام کیا جو اصل میں نافذ کیا گیا تھا:

(1) کسی ریاست کا کوئی بھی قانون ایسی اشیاء کی خرید و فروخت پر ٹیکس عائد نہیں کرے گا جہاں اس طرح کی خرید و فروخت ہوتی ہے۔

(a) ریاست سے باہر؛ یا

(b) ہندوستان کے علاقے میں سامان کی درآمد یا برآمد کے دوران۔

وضاحت: ذیلی شق (a) کے مقاصد کے لئے یہ سمجھا جائے گا کہ جس ریاست میں اس ریاست میں کھپت کے مقصد کے لئے اس طرح کی خرید و فروخت یا خرید و فروخت کے براہ راست نتیجے کے طور پر سامان کی ترسیل کی گئی ہو، اس حقیقت کے باوجود کہ سامان کی فروخت سے متعلق عام قانون کے تحت مال میں موجود جائیداد کسی دوسری ریاست میں اس طرح کی فروخت یا خریداری کی وجہ سے منظور کی گئی ہے۔

(2) اس کے علاوہ کہ جہاں تک پارلیمنٹ قانون کے ذریعے فراہم کرے، ریاست کا کوئی بھی قانون کسی ایسی چیز کی خرید و فروخت پر ٹیکس عائد یا مجاز نہیں کرے گا جہاں بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران اس طرح کی خرید و فروخت ہوتی ہے:

بشرطیکہ صدر حکم کے ذریعے یہ ہدایت دے سکیں کہ اس آئین کے نفاذ سے قبل کسی بھی ریاست کی حکومت کی جانب سے قانونی طور پر عائد کی جانے والی اشیاء کی خرید و فروخت پر کوئی بھی ٹیکس مارچ کے اکتیس ویں دن تک عائد رہے گا، اس کے باوجود کہ اس طرح کا ٹیکس اس شق کی دفعات کے منافی ہے، 1951 مارچ کے اکتیس ویں دن تک عائد رہے گا۔

(3) کسی ریاست کی مقننہ کی طرف سے بنایا گیا کوئی بھی قانون ایسی اشیاء کی خرید و فروخت پر ٹیکس عائد کرنے یا اس کے نفاذ کا اختیار دینے کا اختیار نہیں رکھتا جسے پارلیمنٹ نے قانون کے ذریعے برادری کی زندگی کے لئے ضروری قرار دیا ہے جب تک کہ اسے صدر کے غور و خوض کے لئے محفوظ نہ کیا گیا ہو اور اس کی منظوری حاصل نہ ہو۔"

آئین کے نفاذ کے بعد ایک صدارتی حکم کے ذریعے صوبائی سیلز ٹیکس ایکٹ آئین کے آرٹیکل 286 کے تحت عائد پابندیوں کے مطابق بنائے گئے۔ یہ واضح ہے کہ آرٹیکل 286 کے تحت ریاستوں کو فروخت اور خریداری پر ٹیکس لگانے کا قانونی اختیار چار حدوں سے محدود کیا گیا تھا۔ ریاست سے باہر فروخت یا خریداری کے سلسلے میں، ہندوستان میں یا برآمدات کے دوران فروخت یا خریداری کے سلسلے میں، بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ہونے والی فروخت یا خریداری کے سلسلے میں اور فروخت اور خریداری کے سلسلے میں۔ پارلیمنٹ کے ذریعے اعلان کردہ سامان کمیونٹی کی زندگی کے لئے ضروری ہے۔ یہ حدود ایک دوسرے سے ٹکرا سکتی ہیں، لیکن ریاست کی خرید و فروخت کے لین دین پر ٹیکس لگانے کا اختیار صرف اسی صورت میں استعمال کیا جاسکتا ہے جب وہ کسی بھی حدود سے متاثر نہ ہو۔ پابندیاں مجموعی طور پر ہیں۔

موجودہ معاملے میں فروخت فروخت نہیں ہے، جو بین ریاستی تجارت یا تجارت کے دوران ہوئی ہے۔ مقابلہ کا واحد نکتہ یہ ہے کہ کیا وہ آندھرا کی "ریاست سے باہر" ہیں۔ اب یہ بات اچھی طرح طے ہو چکی ہے کہ آرٹیکل (1) 286 (جیسا کہ آئین کے چھٹے ترمیمی ایکٹ، 1956 کے ذریعے ترمیم سے پہلے تھا) کے تحت فروخت براہ راست نتیجے کے طور پر یا ایسی ریاست میں استعمال کے لئے کون سا سامان فراہم کیا گیا تھا یعنی آرٹیکل (1) 286 کی وضاحت کے تحت آنے والی فروخت کو شق (1) (اے) کے مقصد کے لئے اس ریاست کے اندر سمجھا جاتا تھا اور اس طرح ٹیکس لگانے کے اختیار کے اندر سمجھا جاتا تھا۔ وہ ریاست جس میں اس طرح کی ڈیوری ہوتی ہے اور دیگر تمام ریاستوں سے باہر دیگر ریاستوں کو سیلز ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دیا جاتا ہے: ٹوبیکو مینوفیکچررز (انڈیا) لمیٹڈ بنام کمشنر آف سیلز ٹیکس، بہار، پٹنہ ((1961) 2 ایس سی آر 106): انڈین کارپوریشن لمیٹڈ بنام ریاست بہار اور دیگر ((1961) 2 ایس سی آر 276): اور ریاست کیرالہ اور دیگران بنام کوچین کول کمپنی لمیٹڈ ((1961) 2 ایس سی آر 219)۔ لیکن وضاحت مکمل نہیں ہے کہ "اندرونی فروخت" کیا کہا جاسکتا ہے۔ شق (1) (اے) ریاست سے باہر ریاست کی فروخت کے اختیارات کی پہنچ سے خارج کرتی ہے لیکن یہ اس وضاحت کی پیروی نہیں کرتی ہے کہ یہ تمام فروخت کے مقامات کو مقامی بناتی ہے۔ ساتویں شیڈول کی انٹری 54 فہرست دوم کے تحت ریاست کا سیلز (شق (1) (بی)، (2) اور (3) کے اندر نہیں آتا) جو وضاحت سے باہر ہیں، اور جسے مختصر اختصار کی خاطر 'غیر وضاحت' فروخت کہا جاسکتا ہے، غیر واضح ہے۔ اس معاملے کے مقصد کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ کسی رائے کا اظہار کیا جائے، چاہے ٹیکس لگانے والی ریاست کے علاقائی گٹھ جوڑ کا نظریہ، ایک یا ایک سے زیادہ عناصر کے ساتھ جو مکمل فروخت کے لئے جاتے ہیں، آئین کے نفاذ کے بعد سے ٹیکس فروخت کے لئے

ساتویں شیڈول کی انٹری 54، فہرست 2 کے تحت قانون سازی کے اختیارات کے استعمال کی اجازت دیتا ہے، جہاں اشیاء میں جائیداد ٹیکس لگانے والی ریاست کے اندر منتقل نہیں ہوئی ہے۔

اس کے بعد جس سوال کا تعین کیا جانا ہے وہ یہ ہے کہ کیا اپیل کنندہ کی جانب سے اے سی سی کو فروخت کو "غیر وضاحتی فروخت" سمجھا جاسکتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر سامان ریاست آندھرا سے باہر فروخت کے معاہدوں کے مطابق اس ریاست میں کھپت کے مقصد سے پہنچایا گیا تھا جس میں سامان پہنچایا گیا تھا، تو ریاست آندھرا کو آرٹیکل 286(1)(اے) کے ذریعہ عائد پابندی کی بنیاد پر ان فروخت پر ٹیکس لگانے کا کوئی حق نہیں ہو سکتا تھا۔

ٹیکس دینے والے حکام کے ذریعے ملنے والے حقائق واضح طور پر ثابت کرتے ہیں کہ درخواست گزار کے ذریعہ بھیجے گئے سامان میں موجود جائیداد آندھرا پر دیش ریاست کے اندر اے سی سی کو اس وقت منتقل ہوئی جب ریلوے رسیدیں قیمت کی ادائیگی کے عوض اے سی سی کے ایجنٹ کے حوالے کی گئیں۔ سوال اب بھی باقی ہے: کیا لین دین 'غیر وضاحتی فروخت' یعنی آرٹیکل 286(1) کی وضاحت سے باہر تھا؟ وضاحت کو راغب کرنے کے لئے، سامان کو اصل میں فروخت کے براہ راست نتیجے کے طور پر پہنچایا جانا تھا، اس ریاست میں کھپت کے مقصد کے لئے جس میں وہ فراہم کیے گئے تھے۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ یہ سامان ریاست آندھرا سے باہر اور ان ریاستوں میں استعمال کے مقصد کے لئے فراہم کیا گیا تھا جہاں انہیں سپلائی کیا گیا تھا۔ یہ پیش کیا جاتا ہے کہ سامان دراصل ریاست کے اندر پہنچایا گیا تھا، جب ریلوے رسیدیں خریدار کے ایجنٹ کے حوالے کی گئیں۔ لیکن جس سیاق و سباق میں یہ واقع ہوتا ہے، اس کا مطلب صرف سامان کی جسمانی ترسیل، یا اس طرح کا عمل ہو سکتا ہے جو سامان کو خریدار کے قبضے میں ڈال دیتا ہے: یہ صرف علامتی یا تصوراتی ترسیل پر غور نہیں کرتا ہے جیسے سامان کو عام کیریئر کے حوالے کرنا، یا یہاں تک کہ ریلوے رسیدوں جیسے عنوان کی دستاویزات کی فراہمی بھی۔ جی گووندراجولونا سیڈ و اینڈ کمپنی بنام ریاست مدراس (اے آئی آر 1953ء) وینکٹر اما ایر، جے، سامان کی حقیقی ترسیل کے تصور سے نمٹتے ہوئے، تاکہ آرٹیکل 286(1)(اے) کی وضاحت کے اطلاق کو راغب کیا جاسکے:

"سیاق و سباق میں اس کا مطلب صرف جسمانی ترسیل ہو سکتا ہے نہ کہ تعمیری ترسیل جیسے سامان کو مالکانہ حقوق کی دستاویزات کی منتقلی۔ وضاحت کا پورا مقصد یہ ہے کہ ریاست میں داخل ہونے والی اشیاء کے بارے میں ٹیکس کا اختیار دیا جائے جو دراصل اس کے استعمال کے مقصد کے لئے ریاست میں داخل ہوتی ہیں اور یہ اس مقصد کو نا کام بنا دے گا اگر ریاست کے اندر سامان کے مالکانہ حقوق کی دستاویزات کی منتقلی کے

ذریعہ ریاست کو ٹیکس لگانے کا اختیار دیا جاتا ہے، جب اچھائی اصل میں کسی دوسری ریاست میں پہنچائی جاتی ہے۔

اسی طرح کے خیالات دو دیگر معاملوں میں بھی ظاہر کیے گئے ہیں: میسرز کیپکو لمیٹڈ بنام سیلز ٹیکس آفیسر اور دوسرا (اے آئی آر 62, 1960): اور کھیتان معدنیات بنام سیلز ٹیکس ایپیلٹ ٹریبونل برائے میسور (اے آئی آر 1963 میسور 141)۔

مدعا علیہ ریاست کے وکیل نے انڈین سیل آف گڈز ایکٹ، 1930 کی دفعہ نمبر 39 پر بھروسہ کیا، جس میں پہلے ذیلی دفعہ کے تحت، جہاں تک یہ مواد ہے، جہاں فروخت کے معاہدے کی تکمیل میں، بیچنے والے کو خریدار کو سامان بھیجنے کا اختیار حاصل ہے، سامان کو کیریئر کو فراہم کرنا، خریدار کو ترسیل کے مقصد کے لئے، پہلی نظر میں خریدار کو سامان کی فراہمی سمجھا جاتا ہے۔ لیکن یہ شق صرف سامان کے مالکانہ حق کی نمائندگی کرنے والی ریلوے رسیدوں کی فراہمی کو نہیں بنائے گی، آرٹیکل 286 کے مقصد کے لئے سامان کی اصل ترسیل۔ انڈین سیل آف گڈز ایکٹ کی دفعہ (1) 39 میں شامل قاعدہ بادی النظر میں یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ سامان کی فراہمی اس صورت میں کی گئی ہے جب اس کے ذریعہ طے کردہ شرائط پوری ہوتی ہیں: اس کا کسی آئینی شق سے نمٹنے میں کوئی اطلاق نہیں ہے جو ریاستوں کے قانون سازی کے اختیار پر پابندی عائد کرتے ہوئے اس ریاست کو سیلز ٹیکس عائد کرنے کا خصوصی اختیار تفویض کرتا ہے جس میں سامان اصل میں کھپت کے مقصد کے لئے فراہم کیا گیا ہے۔

لہذا ہائی کورٹ نے اس حقیقت سے یہ نتیجہ اخذ کرنے میں غلطی کی کہ جائیداد آندھرا پردیش کے اندر ریلوے رسیدوں کی ترسیل کے خلاف تھی، کہ سامان دراصل ریاست کے اندر پہنچایا گیا تھا۔ اگر ہائی کورٹ کے ذریعے اٹھایا گیا یہ نتیجہ کہ سامان اصل میں آندھرا ریاست کے اندر پہنچایا گیا تھا، کو قبول نہیں کیا جاسکتا ہے، تو حقائق کی بنیاد پر یہ نتیجہ اخذ کرنے سے گریز نہیں کیا جاسکتا ہے کہ ریاست آندھرا کو ان فروخت کے لین دین کے سلسلے میں ٹیکس عائد کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا جس میں سامان آندھرا ریاست کے باہر کے مقامات پر ریلوے رسیدوں کے تحت بھیجا گیا تھا اور اصل میں ان ریاستوں میں کھپت کے مقصد کے لئے پہنچایا گیا تھا۔

لہذا اپیل کی اجازت دی جانی چاہیے۔ ہائی کورٹ کے حکم کو کالعدم قرار دیا جاتا ہے اور ایپیلیٹ ٹریبونل کا حکم بحال کیا جاتا ہے۔ درخواست گزار اس عدالت اور ہائی کورٹ میں اپنے اخراجات مدعا علیہ ریاست سے حاصل کرے۔

اپیل کی اجازت ہے۔



